

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي

Let's Enlighten Ourselves with the Qur'an

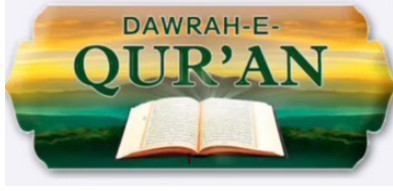
DAWRAH-E- QUR'AN



DR. FARHAT HASHMI

Juz 16

**Mindmaps, Summary
&
Action Points**



پارہ: 16

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

حمد و ثنا

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَانَ بِعِبَادِهِ خَبِيرًا بَصِيرًا، خَلَقَ خَلْقَهُ فَأَوْجَدَهُ، وَشَرَعَ
شَرْعَهُ فَأَحْكَمَهُ، لَا لِشَيْءٍ سِوَى أَنْ يَعْبُدُوهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ.
تمام تعریف اس اللہ کی ذات کے لیے ہے جو اپنے بندوں کے بارے میں خوب خبر رکھنے والا
اور ان کو دیکھنے والا ہے، اس نے اپنی مخلوق کو پیدا کیا اور ان کو جو د بخشنا اور اپنی شریعت کو لاگو
کیا تو خوب مضبوط کیا، اور مخلوق کو کسی اور مقصد کے لیے نہیں بلکہ صرف اس بات کے لیے
پیدا کیا کہ وہ اس اکیلے کی عبادت کریں جس کا کوئی شریک نہیں۔



سُورَةُ الْكَهْفِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

قَالَ

اس نے کہا

تَسْتَطِيعَ

تم استطاعت رکھو گے

لَنْ

ہرگز نہیں

إِنَّكَ

بے شک تم

لَكَ

تمہیں

أَقُولُ

میں نے کہا تھا

أَلَمْ

کیا نہیں



قُلْ لَوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِكَلِمَاتِ رَبِّي لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ أَنْ تَنْفَدَ
كَلِمَاتُ رَبِّي وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهِ مَدَدًا (109)

آپ کہہ دیجیے اگر میرے رب کے کلمات (لکھنے) کے لیے سمندر روشنائی بن
جائے تو یقیناً وہ سمندر بھی ختم ہو جائے اس سے پہلے کہ میرے رب کے کلمات
ختم ہوں اور اگرچہ ہم اس کی مانند اور بھی سمندر اس کی مدد کے لیے لے آئیں۔

کبھی محدود چیز غیر محدود چیز کا احاطہ نہیں کر سکتی

• قُلْ لَوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا

سمندر مخلوق ہے جس کی حد اور انتہا ہے، جب کہ اللہ کا کلام اس کی صفت ہے، مخلوق
نہیں، نہ اللہ کی ذات کی کوئی انتہا ہے نہ اس کی صفات کی۔ اگر اللہ کے کلمات لکھنے کے
لیے سارے سمندر سیاہی بن جائیں اور زمین کے تمام درخت قلم بن جائیں، پھر اتنی
سیاہی ہم اور لے آئیں، بلکہ مزید سات سمندر سیاہی بن جائیں تو سب ختم ہو جائیں
گے، مگر اللہ کے کلمات ختم نہ ہوں گے۔

اللہ کی باتوں سے مراد

کلمات سے مراد

کَلِمَاتِ

اس کی حکمتیں اور دلائل

اللہ تعالیٰ کا علم محیط

بچوں کو اللہ کے کامل کلمات کی پناہ میں دینا

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کو دم کرتے اور فرماتے تھے: تمہارے دادا ابراہیم علیہ السلام بھی انہی کلمات سے اسماعیل اور اسحاق علیہما السلام کو دم کرتے تھے:

نظر لگنے پر

أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ
لَّامَةٍ

میں ہر شیطان اور موذی جاندار اور ہر نظر بد سے اللہ کے کامل اور پر اثر کلمات کے ذریعے پناہ مانگتا ہوں

صحیح البخاری: 3371



گھبراہٹ کے وقت اللہ کے سارے کلمات کی پناہ پکڑنا

سوتے میں وحشت کے وقت

أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهِ وَ عِقَابِهِ وَ شَرِّ عِبَادِهِ وَ مِنْ هَمَزَاتِ
الشَّيَاطِينِ وَ أَنْ يَحْضُرُونِ

میں اللہ کے تمام کلمات کے ساتھ اس کے غضب، عذاب اور بندوں کے شر سے پناہ چاہتا ہوں اور شیطانوں کے وسوسوں اور اس سے کہ وہ میرے پاس
حاضر ہوں

السنن الترمذی: 3528 حسن



سُورَةُ مَرْيَمَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

كَهَيِّعَصَّ ① قَفْج
كَهَيِّعَصَّ

ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ
ذکر ہے رحمت کا آپ کے رب کی

عَبْدَهُ زَكْرِيَّا ② مَلْج
اپنے بندے زکریا پر

وَإِنْ مِنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا كَانَ عَلَى رَبِّكَ حَتْمًا مَقْضِيًّا (71)
اور تم میں سے ہر ایک اس پر وارد ہونے والا ہے یہ آپ کے رب کے ذمے
طے شدہ حتمی فیصلہ ہے۔

وَإِنْ مِنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا

وارد ہونے سے مراد

جس پر سے ہر نیک و بد کو گزرنا ہوگا

جہنم کے اوپر ایک پل رکھا جائے گا

مومنوں کے لئے آرام دہ ہوگا، جبکہ غیر مومن
کے لئے ہلاکت کا باعث ہوگا

عبداللہ (ابن مسعود) وَإِنْ مِنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا
(کی تفسیر) میں فرماتے ہیں کہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمام انسان جہنم سے گزریں گے،
پھر بعد میں اپنے اعمال کے مطابق وہاں سے نکل آئیں گے۔

مومن اس پر سے نگاہ کی طرح اور بجلی کی طرح اور
آندھی کی طرح اور بہترین گھڑ سواروں اور اونٹ کے
سواروں کی طرح گزر جائیں گے، پھر کوئی صحیح
سلامت بچ کر نکلنے والا ہوگا، کوئی زخمی ہو کر بچ نکلنے
والا، کوئی جہنم کی آگ میں گر دیا جانے والا، یہاں
تک کہ ان کا آخری شخص گھسٹا ہوا گزر جائے گا۔

پوچھا گیا: ”یا رسول اللہ! اور وہ جس (پل) کیا چیز ہے؟“
”آپ نے فرمایا: ”وہ بہت پھسلانے والا ہے، اس پر
کنڈے اور آنکڑے ہیں اور بہت چوڑے گو گھرو جن
میں مڑے ہوئے کانٹے ہیں، جو عجب میں ہوتے ہیں،
انہیں سعدان کہتے ہیں،

سُورَةُ طه

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

ج
طه ①
طه

مَا أَنزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ
نہیں نازل کیا ہم نے آپ پر قرآن

لَتَشْفِيَ ② لَ

کہ آپ مصیبت میں پڑ جائیں

الرَّحْمَنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوَى (5)
رحمان جو عرش پر مستوی ہے۔

اللہ تعالیٰ عرش پر مستوی ہے

کیفیت کیا ہے؟

• کوئی نہیں جانتا

مخلوق کی تخلیق سے پہلے ہی

کسی بھی چیز کو پیدا کرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ عرش پر تھا

عرش ساری مخلوقات کی چھت ہے

اس کے عرش کی مقدار کو اس کے سوا کوئی نہیں جانتا

جنت الفردوس کے اوپر عرش ہے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جنت میں سو درجے ہیں ہر دو درجوں کے درمیان سو سال کا فاصلہ ہے، جیسا کہ زمین اور آسمان کے درمیان [کا فاصلہ] اور فردوس اس کا اعلیٰ ترین درجہ ہے اس سے چار نہریں نکلتی ہیں اور اس کے اوپر عرش ہے جب بھی تم اللہ سے سوال کرو تو جنت الفردوس کا سوال کرو۔

إِنِّي أَنَا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدْنِي وَأَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي

(14)

بے شک میں ہی اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں، پس میری ہی عبادت کرو اور میری یاد کے لیے نماز قائم کرو۔

• إِنِّي أَنَا اللَّهُ



باقی سب نام صفاتی ہیں

"اللہ" اللہ تعالیٰ کا ذاتی نام ہے

• جب "اللہ" کہہ دیا تو اس میں اس کے تمام نام بھی آگئے اور تمام صفات بھی

عبادت سے مراد

• عبادت میں ہر وہ عمل آجاتا ہے جو انتہائی محبت کے ساتھ

انتہائی درجے کی عاجزی اور تعظیم کے ساتھ کیا گیا ہو، اس میں قول، فعل اور دل کا اخلاص سب شامل ہیں۔

وَأَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي

نماز کو خاص طور پر علیحدہ ذکر کرنے کی وجہ

نماز کی اہمیت کے پیش نظر

ہمارے پیغمبر ﷺ کو بھی ابتدائی وحی میں
فرمایا گیا
”وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ“

موسیٰ علیہ السلام کو پہلی وحی میں
نماز کا حکم دیا جا رہا ہے

نماز کا مقصد یہ ہے کہ بندہ اللہ کی یاد سے غافل نہ ہو

ایک نماز سے فارغ ہو تو اگلی کے انتظار رہے

بھول جانے کی صورت میں یاد آنے پر فوراً نماز پڑھ لی جائے



وَمَنْ أَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِي فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنْكًا
وَنَحْشُرُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْمَى (124)
اور جس نے میرے ذکر سے اعراض کیا تو اس کے لیے تنگ گزران
ہوگی اور قیامت کے دن ہم اسے اندھا اٹھائیں گے۔

ذکر سے مراد

وَمَنْ أَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِي

ضَنْكًا سے مراد

ضَنْكًا

تنگی والی زندگی عَذَابُ الْقَبْرِ

معیشت سے مراد

مَعِيشَةً

وہ چیزیں جن پر زندگی گزرتی ہے،
مثلاً کھانا پینا اور دوسری ضروریات

وَنَحْشُرُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْمَى

دنیا میں حق کو قبول نہ کرنے کی سزا

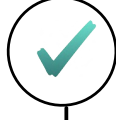
قیامت کے دن اسے اندھا، گونگا اور بہرا
کر کے اٹھایا جائے گا۔

مَعِيشَةً ضَنْكًا

دنیا اور برزخ دونوں کی تنگیاں شامل ہیں

کتنے ہی مال دار لوگوں کے لیے ان کے مال و اولاد
راحت کی بجائے تنگی کا سامان ہیں

غور و فکر اور عمل کے نکات



- ♦ علم حاصل کرنے کے لیے صبر و استقامت بہت ضروری ہے۔ اس کے لیے سفر بھی اختیار کرنا چاہیے اور استاد کی ہدایات پر عمل کرنا چاہیے۔
- ♦ ..وَكَانَ تَحْتَهُ كَنْزٌ لَهُمَا وَكَانَ أَبُوهُمَا صَالِحًا
صالح اعمال کرنے سے بچوں اور آنے والی نسلوں کو بھی فائدہ پہنچتا ہے۔
- ♦ ..قَالَ هَذَا رَحْمَةٌ مِّن رَّبِّي
ذوالقرنین نے اپنی ہر اچھائی دولت قوت کی نسبت اللہ کی طرف کی۔
- ♦ "جو انسان متقی ہوتا ہے وہ تنہائی میں بھی متقی ہوتا ہے۔"
- ♦ کوئی بھی محدود چیز لا محدود کا خاٹہ نہیں کر سکتی اللہ کا کلام اللہ کی صفت ہے مخلوق نہیں۔ کتنے ہی سمندر سیاہی بن جائیں اور درخت اقلام اللہ کے باتیں کلمات ختم نہ ہوں گے۔ اللہ کے کلمات کے ذریعے دعا مانگا کریں اللہ کی پناہ طلب کیا کریں۔
- ♦ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهِ وَعِقَابِهِ وَشَرِّ عِبَادِهِ وَمِنْ هَمْزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَأَنْ يَحْضُرُونَ

سورۃ مریم

- ♦ جو دعا اللہ سے چپکے چپکے سرگوشی کی صورت میں کی جاتی ہے اس میں کوئی دکھاوا نہیں ہوتا زیادہ توجہ ہوتی ہے۔
- ♦ اگر ظاہری اسباب نظر نہ بھی آئیں پھر بھی دعا کرتے رہیں آپ دنیا کے وسائل کو نہیں اللہ کی رحمت کو دیکھیں اس کے لیے کام بس کن فیکون ہیں
- ♦ یحییٰ علیہ السلام کے اوصاف
وَأَتَيْنَاهُ الْخُكْمَ صَبِيًّا
وَحَنَانًا مِّن لَّدُنَّا وَزَكَاةً
وَكَانَ تَقِيًّا
وَبَرًّا بِوَالِدَيْهِ
وَلَمْ يَكُنْ جَبَّارًا عَصِيًّا
- ♦ بہت سے مواقع پر خاموشی بولنے سے زیادہ بہتر ہوتی ہے۔"

غور و فکر اور عمل کے نکات



♦ (۳۱) وَجَعَلَنِي مُبَارَكًا أَيْنَ مَا كُنْتُ وَأَوْصَانِي بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ مَا دُمْتُ حَيًّا

مبارک انسان وہ ہے جو دوسروں کے لیے فائدہ مند ہو۔ شریعت کے احکامات کا انسان موت تک پابند ہے۔ اللہ ہمارے دلوں کو دیکھتا ہے اور جو چیز اللہ دیکھتا ہے اس کو زیادہ سجانے کی ضرورت ہے اور دل ایمان اور تقویٰ سے چمکتا ہے۔

♦ مومنوں کی آپس کی محبت اللہ کا انعام ہے۔

سورۃ طہ

♦ (۲) مَا أَنزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لِتَشْقَىٰ

عبادات میں مشقت کی بجائے میانہ روی کا حکم دیا گیا۔ اور قرآن تو سعادت بخشنے کے لیے آیا ہے مشقت میں ڈالنے کے لیے نہیں۔

♦ عبادت میں ہر وہ عمل اجاتا ہے جو انتہائی محبت کے ساتھ انتہائی درجے کی عاجزی اور تعظیم کے ساتھ کیا گیا ہو۔

♦ فَلَا يَصُدَّنَّكَ عَنْهَا مَنْ لَا يُؤْمِنُ — (۱۶)

اندھی تقلید کسی کی بھی نہیں کرنی چاہیے۔

♦ (۲۵) رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي

... دین کی دعوت دینے کے لیے اپنا شرح صدر بھی ضروری ہے۔

♦ (۸۲) وَإِنِّي لَغَفَّارٌ لِّمَن تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدَىٰ

مغفرت کی چار شرائط توبہ کرنا، ایمان کا ہونا، صالح عمل اور ہدایت پر رہنا۔

♦ (۱۲۴) ... وَمَنْ أَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِي فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنْكًا

حق سے اللہ کے ذکر سے قرآن سے منہ موڑنے کی سزا دنیا میں بھی برزخ میں بھی اور قیامت کے دن بھی۔

♦ (فَاصْبِرْ عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ — — —

♦ (۱۳۰) صبر اور پانچوں نمازوں کی پابندی اطمینان قلب کا ذریعہ ہے۔

غور و فکر اور عمل کے نکات



1. مومن کے لیے اللہ کی تقدیر اس کی اپنی خواہش اس کی اپنی مرضی سے زیادہ بہتر ہوتی ہے۔
2. علم حاصل کرنے کے لیے صبر شرط ہے۔
3. والدین میں اگر نیکی ہوگی تو ان شاء اللہ وہ بچوں کو بھی فائدہ دے گی۔
4. اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے فیصلوں پر راضی رہیں خواہ وہ آپ کی دعاؤں اور آپ کی خواہشات کے برعکس ہی کیوں نہ ہوں۔
5. باپ کی نیکی سے اولاد کے اندر بھی نیکی آتی ہے۔
6. نیک والدین کی اولاد کی حفاظت کی جاتی ہے۔
7. نماز کو نہ پڑھنا یا دیر سے پڑھنا نماز کو ضائع کرنا ہے۔
8. اللہ کی رضا پر راضی رہیں
9. علم کی دولت دنیا کی دولت سے بہتر ہے۔
10. عبادت کے لیے صبر اور سخت کوشش چاہیے ہوتی ہے۔
11. اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے دعا کرتے ہوئے مانگتے ہوئے عاجزی اختیار کریں حسن ظن رکھیں اور اچھی امید رکھیں۔
12. علم، ایمان اور یقین کے اضافے کے لیے دعا کرنی چاہیے۔

اشرح صدر کی دعا

رَبِّ اشرحْ لِي صَدْرِي وَيَسِّرْ لِي اَمْرِي وَاَحْلِلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِي يَفْقَهُوا قَوْلِي

اے میرے رب! میرا سینہ کھول دے اور میرا کام آسان کر دے اور میری زبان کی گرہ کھول دے تاکہ وہ میری بات سمجھ سکیں

(طہ: 25-28)

